بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۳۱ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ۝۳۲

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعۃ المبارک

"۱۲ اپریل ۲۰۱۳ بمطابق ا جمادی الاخریٰ ۱۴۳۴ ھجری"

عنوان

مسلم امہ پر ہونے والے ظلم وستم اور اس کا یقینی حل

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد الرحمٰن، نئی آبادی اٹاری سروبہ، لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد اللہ ہمارا کسی فرقہ، کسی مسلک، کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت، لسانیت اور فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کے لیے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذہ ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری کوتاہی ہے۔ اس ادنٰی سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کے لیے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کے لیے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زیر نگرانی: محترم جاوید اختر جوہری صاحب

صدر جوہری ٹرسٹ و جامع مسجد الرحمٰن

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.johritrust.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّ یُمۡدِدۡکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ جَنّٰتٍ وَّ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ اَنۡہٰرًا ﴿۱۲﴾ (سورۃ نوح: ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ: اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے ربّ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو وہ بہت بخشنے والا ہے پھر وہ تم پر خوب بارش بھیجے گا اور تمہارے مال ودولت اور تمہاری اولاد میں زیادتی دے گا، اور تمہارے باغات اور نہریں بنادے گا۔

یٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا وَّ یَزِدۡکُمۡ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمۡ ۝ (ہود ۱۲)

ترجمہ: اے میری قوم کے لوگو! تم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو پھر توبہ کر کے اس کی طرف پلٹ جاؤ وہ تم پر خوب بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت میں اپنی طرف سے بہت بڑی قوت کا اضافہ کردے گا۔

ہمارے موجودہ حالات:

بزرگو، دوستو اور بھائیو! ہم اور آپ بلکہ پوری دنیا کے مسلمان اس وقت جن حالات سے گزر رہے ہیں، یہ مسلمانوں پر بڑا کٹھن اور مشکل ترین دور ہے، مسلم امہ کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جارہا ہے، کیا کوئی جانوروں کو زندہ جلاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔؟ کیا کوئی جانوروں کے بچوں کو زندہ جلاتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ لیکن آج برما کے اندر یہ سب کچھ مسلمانوں کے ساتھ ہورہا ہے ان کو زندہ جلایا جارہا ہے، سوسو بچوں کو اکٹھا کر ان پر تیل چھڑک کر آگ لگادی جاتی ہے ، ہزاروں مسلمانوں پچھلے دس دنوں میں شہید کیے گئے ہیں، ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان قصور کیا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ صرف یہی کہ وہ مسلمان ہیں، اور یہی سب کچھ شام کے اندر بھی ہورہا ہے، اور انسانی حقوق کے ٹھیکیداروں کو یہ سب کچھ نظر کیوں نہیں آتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ یا پھر عالمی سطح پر مسلمان انسانیت کی فہرست میں شامل نہیں ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ یہ ظلم وستم سب کے سامنے ہورہے ہیں، مسلم امہ بھی اس کو دیکھ رہی ہے، اور بے حسی کی چادر تان کے سوئی ہوئی ہے، ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج میں نے آپ کے سامنے جو گفتگو کرنی ہے وہ مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وتشدد کا حل ہے، کہ آخر اس کا حل کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اس مشکل کا حل:

اس کا حل سوچنے کے دو طریقے ہو سکتے ہیں، ایک عام انسانوں کا طریقہ ہے جو صرف ظاہری اور مادی اسباب وتدابیر ہی کو جانتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت اور اس کے خاص قوانین سے وہ آشنا نہیں ہیں، جن کا علم انبیاءؑ کو ہوتا ہے یا ان کے ان امتیوں کو جوان سے حاصل کریں اور اس پر یقین لائیں۔

اور دوسرا طریقہ انبیاءؑ کا اور ان کی باتوں پر ایمان لانے والوں کا ہے جو ظاہری اسباب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اس خاص قانون قدرت پر بھی یقین رکھتے ہیں جس سے خدا ناشناس لوگ ناواقف ہیں، اس دنیا کے ظاہری اسباب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے جس خاص قانون قدرت کا میں حوالہ دے رہا ہوں پہلے اس کو آپ ایک مثال سے سمجھئے دیکھئے! بارش کے جو ظاہری اسباب ہیں، ان کو ہم آپ سب اپنے مشاہدہ اور تجربہ سے جانتے ہیں، مثلاً یہ کہ جب موسم سخت گرم ہوتا ہے تو سمندر سے کچھ بخارات اٹھتے ہیں جو بادل کی شکل اختیار کرلیتے ہیں، پھر ہوائیں ان کو جوڑ کر کسی خاص سمت چلاتی ہیں اور پھر کہیں جا کر وہ برس جاتے ہیں تو بارش کا یہ ظاہری قانون ہے جو ہم آپ سب جانتے ہیں، لیکن انبیاءؑ نے بارش ہی کا ایک خاص قانون جو اللہ تعالیٰ کا ہے وہ بتلایا ہے، جس عام لوگ ناواقف ہیں اور وہ قانون یہ ہے کہ کسی علاقہ کے لوگ اگر اپنے گناہوں سے توبہ کرلیں تو اللہ تعالیٰ ان پر بارشیں بھیجتا ہے اور ان کے کھیتیوں کو سیراب کرتا ہے اور ان کی پیداوار اور دولت میں اضافہ فرماتا ہے اور ان کی نسل بھی بڑھاتا ہے جس سے ان کی طاقت اور تعداد میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ قرآن شریف میں کئی نبیوںؑ کی زبانی اللہ تعالیٰ کے اس خاص قانون اور انعام کا ذکر ہوا ہے، جیسے

کہ سورہ نوح میں کہ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم سے فرمایا تھا:

ۚ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۝

''اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے ربّ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو وہ بہت بخشنے والا ہے پھر وہ تم پر خوب بارش بھیجے گا اور تمہارے مال و دولت اور تمہاری اولاد میں زیادتی دے گا، اور تمہارے باغات اور نہریں بنادے گا۔''

اور اسی طرح سورہ ہود میں بیان کیا ہے کہ پیغمبر حضرت ہودؑ نے اپنی قوم سے فرمایا تھا:

يَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ ۝

''اے میری قوم کے لوگو! تم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو پھر توبہ کر کے اس کی طرف پلٹ جاؤ وہ تم پر خوب بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت میں اپنی طرف سے بہت بڑی قوت کا اضافہ کردے گا''۔

تو اللہ تعالیٰ کے ان دو پیغمبروںؑ کے ان بیانات سے معلوم ہوا کہ بارش کے جن ظاہری اسباب کو عام دنیا والے جانتے ہیں، ان کے علاوہ بارش ہونے کا ایک سبب استغفار اور توبہ بھی ہے۔ اور انہی آیتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ استغفار اور توبہ کی وجہ سے قوموں کی دولت اور تعداد اور طاقت میں بھی اضافہ کردیا جاتا ہے حالانکہ عام دنیا والے دولت اور طاقت بڑھنے کے جن ظاہری اسباب کو اور جن تدبیروں کو جانتے ہیں وہ اور ہیں بہرحال اللہ تعالیٰ کا یہ خاص قانون کہ وہ کسی کی توبہ اور استغفار سے اس کی تعداد اور دولت اور طاقت میں اضافہ کردیتا ہے، صرف انبیاءؑ ہی نے بتلایا ہے۔

اب اگر آپ نے اس تفصیل سے میری یہ بات سمجھ لی ہے کہ اس مادی دنیا کے ظاہری اسباب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا خاص قانون قدرت بھی ہے جس کا علم براہ راست صرف انبیاءؑ کو ہوتا ہے تو اب میں پھر اپنی یہ بات دوہراتا ہوں کہ جن پریشانیوں اور مشکلوں میں ہم مسلمان اس وقت گھرے ہوئے ہیں ان کے بارے میں غور کرنے اور سوچنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک طریقہ صرف ظاہری اسباب پر یقین رکھنے والے خدا ناشناس لوگوں کا ہے اور دوسرا طریقہ انبیاءؑ اور ان پر یقین حاصل ہوتا ہے جس کا میں نے حوالہ دیا ہے، اب ہمیں اپنے موجودہ حالات و مسائل پر غور کرنے سے پہلے اپنی پوزیشن اور اپنی حیثیت کو متعین کرلینا چاہیے، اگر خدانخواستہ ہم صرف ظاہری اسباب و تدابیر ہی پر یقین رکھنے والوں میں ہیں اور بس اسی راہ سے اپنے موجودہ مشکلات کا حل چاہتے ہیں تو میں صاف عرض کرتا ہوں کہ اس بارہ میں میں آپ کو کوئی ایسا مشورہ نہیں دے سکتا جس پر خود میرا دل پوری طرح مطمئن نہ ہو، میں نہ خود دھوکے میں ہوں اور نہ آپ کو دھوکا دینا چاہتا ہوں بلاشبہ راستہ سخت تاریک ہے اور مشکلات سے بھرا ہوا ہے، میری سمجھ میں بالکل نہیں آتا کہ ہم صرف ظاہری اسباب کے سہارے ان مشکلات کو عبور کرسکیں گے۔

اس لیے میرا روئے سخن صرف ان حضرات کی طرف ہے جو اسباب کے علاوہ خالق کے اسباب کو بھی جانتے ہیں اور مانتے ہیں اور انبیاءؑ کی تعلیم و ہدایت کے مطابق اس کی قدرتوں پر یقین رکھتے ہیں۔

بہرحال ہم سب مسلمانوں کو اپنی موجودہ مصیبتوں اور پریشانیوں پر غور کرتے ہوئے اس بات کو نہ بھولنا چاہیے کہ اس کا اصلی اور حقیقی سبب ہماری نافرمانی اور عہد شکنی والی زندگی ہے جو ہم صدیوں سے اختیار کئے ہوئے ہیں، اس لیے ان مصیبتوں اور مشکلات سے نجات حاصل کرنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ ہم اس طرز زندگی کو چھوڑنے کا فیصلہ کریں، اب تک بداعمالیوں اور نافرمانیوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور آئندہ کے لیے اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کریں۔ قرآن پاک میں صاف صاف وعدہ فرمایا گیا ہے اگر کوئی قوم اس طرح توبہ و استغفار کرکے اپنے اللہ سے معاملہ درست کرلے، تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دنیا میں بھی عزت اور اطمینان والی زندگی مرحمت فرمادیں گے۔

غور کریں اس وقت ہم کو عموماً دو قسم کی پریشانیوں کا سامنا ہے ایک جان و مال اور عزت و آبرو اور دوسرا روز بروز معاش کے وسائل کا کم ہونا۔ لیکن اگر ہم ان کاموں میں لگ جائیں جن کا ذکر مذکورہ آیات میں ہوا ہے۔ ہم ذرا دل کے یقین کے ساتھ اس پر عمل کرکے تو دیکھیں پھر دیکھنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لیے کیسی نئی نئی

راہیں پیدا ہوتی ہیں اور کتنے دروازے کھلتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ کا ارشاد ہے:

''اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے پاؤں جمادے گا۔''

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی جماعت اللہ کے دین کی مدد میں لگ جائے تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا اور اس کے حالات ایسے کر دے گا کہ اس کے پاؤں اکھڑنے نہ پائیں گے۔

پس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ان باتوں پر ہم کو یقین ہے کہ استغفار و توبہ اور تقویٰ والی زندگی اور اللہ کے دین کی خدمت میں لگ جانے سے ہماری مشکلیں حل ہو سکتی ہیں اور ہماری مصیبتیں دور ہو سکتی ہیں اور ہمارے لیے روزی کے دروازے کھل سکتے ہیں اور اللہ کی مدد ہم کو حاصل ہو سکتی ہے تو پھر ہم بڑے بدنصیب ہوں گے اگر اس کا فیصلہ نہ کریں اور پوری قوم کو اس راہ پر لگانے کی کوشش نہ کریں۔

ایک غلطی کا ازالہ:

میرا مشورہ ترک اسباب کا نہیں ہے۔ اب تک میں نے جو کچھ کہا ہے اس سے میرا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ اپنے حالات درست کرنے اور موجودہ مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لیے ظاہری اسباب و تدابیر کے راستہ سے جو کوشش اس وقت کی جا سکتی ہے وہ ہم نہ کریں اور بس توبہ استغفار کو وظیفہ بنا کے اللہ پر توکل کر کے بیٹھ جائیں، توکل کے یہ معنی بالکل غلط ہیں، خوب سمجھ لیں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہرگز یہ حکم نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور میرا یہ مشورہ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا مطلب صرف یہ ہے کہ اس وقت صرف ظاہری اسبابی کوششوں سے یہ حالات نہیں بدل سکتے اور ہم مشکلوں سے نجات نہیں پا سکتے جب تک کہ ہم زندگی میں ایسی تبدیلی نہ کریں جس سے آسمان کے فیصلے بدل جائیں اور ہم اللہ کی مدد اور رحمت کے مستحق ہو جائیں۔ اور قرآن نے اس کی یہی صورت بتلائی ہے کہ ہم پچھلی زندگی کی بداعمالیوں سے سچی توبہ کریں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں، آئندہ کے لیے تقویٰ والی زندگی اختیار کریں اور اللہ کے دین کی خدمت اور اس کو رواج دینے میں لگ جائیں جس کے لیے ہم دراصل پیدا کیے گیے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب ہم ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مدد ہماری طرف متوجہ ہوگی اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ موجودہ پریشانیوں اور مشکلات سے نکلنے کے لیے اور عزت اور اطمینان کی زندگی حاصل کرنے کے لیے جو ظاہری کوششیں اور تدبیریں ہم کریں گے اللہ تعالیٰ کی مدد سے وہ کامیاب ہوں گی،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تدبیر کرنا اور ظاہری اسباب کے راستہ سے جدوجہد کرنا تو خود اللہ کا حکم ہے، لیکن مومن کی شان یہ ہے کہ وہ یہ یقین رکھے کی میری تدبیر اور کوشش جب ہی کامیاب ہوگی جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے اور جیسا کہ میں نے بتلایا عادت اللہ یہ ہے جب کوئی قوم اللہ سے اپنا معاملہ درست کرے اور اس کی رضا کے راستے پر چلنے لگے تو اللہ تعالیٰ ان کی تدبیروں کو کامیاب کرتے ہیں اور خاص رحمت اور مدد سے اس کو شکلوں سے نجات دیتے ہیں۔تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا مشورہ ہرگز تدبیر اور ظاہری اسباب و کوشش چھوڑنے کا نہیں ہے۔ بلکہ میری گزارش یہ ہے کہ جب تک اللہ کی رحمت اور مدد کے قابل ہم اپنے آپ کو نہ بنائیں گے کوئی تدبیر بھی ہم کو نجات نہیں دلا سکے گی، بلکہ اگر آپ غور کریں تو خود سمجھ سکتے ہیں کہ زندگی میں یہ تبدیلی جس کی میں آپ کو دعوت دے رہا ہوں، یہ ایک طرح کی ظاہری تبدیلی اور تدبیر بھی ہے، ذرا سوچیئے۔۔۔ ۔۔۔۔۔جب ہم توبہ و استغفار کر کے حقیقی ایمان اور تقویٰ والی زندگی اختیار کرلیں گے تو اس کی عملی صورت یہی تو ہوگی کہ اللہ پر اور اس کی قدرت پر ہم کو پورا یقین ہو گا۔ اللہ کے سوا ہر چیز کا اور موت کا ڈر ہمارے دل سے نکل جائے گا۔ اور اللہ پر ہم کو پورا بھروسہ ہوگا ہماری ہمتیں بلند اور ہمارے دل مضبوط ہونگے زندگی کے ہر شعبے میں ہم اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق چلیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہماری پوری زندگی ایمانداری اور خدا پرستی کی زندگی ہوگی۔

سب سے آخر میں مجھے یہ اور عرض کرنا ہے کہ میری اس تقریر سے کوئی صاحب یہ نہ سمجھیں کہ یہ دین و ایمان اور تقویٰ والی زندگی کی دعوت ہم بس اپنی اور اپنی قوم کی دنیا کے لیے اور اس دنیاوی زندگی میں عزت و اطمینان حاصل کرنے کے لیے دیتے ہیں یہ تو دین کا محض ضمنی فائدہ ہے۔ اصل مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی نجات و فلاح ہے یہ تو محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ وہ کسی قوم کے ایمان اور تقویٰ والی زندگی اختیار کرنے پر دنیا کی نعمتوں سے بھی ان کو نوازتا ہے ورنہ حق تو یہ ہے

کہ اگر یہ فرما دیا جائے کہ دین پر چلنے سے تم کو صرف آخرت میں نجات اور ہماری رضا نصیب ہوگی اور دنیا میں دین پر چلنے والوں کی صرف کھالیں کھینچی جائیں گی تب بھی ہم کو دین پر چلنا چاہیے تھا، اور ایمان اور تقویٰ کو اصول زندگی بنانا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دنیا میں کھالیں کھنچوا کر اور بوٹیاں نچوا کر بھی اگر آخرت کی ابدی نجات اور اللہ کی رضا حاصل ہو جائے تو یہ سودا گراں نہیں بلکہ سستا ہے۔

جب جادوگروں نے فرعون کے دربار میں اپنے ایمان کا اعلان کر دیا تھا، تو فرعون ان پر بڑا غضب ناک ہو گیا اور ان سے کہا تھا کہ میں تمہارے ہو ہاتھ پاؤں کٹوا کے تم کو سولی پر لٹکوا دوں گا اس کے جواب میں اللہ کے ان بندوں نے کہا:

ہمارے متعلق تو جو فیصلہ کرنا چاہتا ہے کر ڈال تو بس اسی دنیا کا فیصلہ تو کر سکتا ہے جو ایک دن ختم ہو جائے گی، ہم تو ان خطرات کے باوجود سوچ سمجھ کے اس لیے ایمان لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری خطائیں بخش دے اور ہمیں آخرت میں ابدی کامیابی عطا فرما دے، اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی نجات ہی ہمارے دین و ایمان کا اصل مقصد ہے۔

آخر اللہ رب العزت سے دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب تقوٰی والی زندگی نصیب فرما دے۔ (آمین)

ھٰذا ما عندی و علم عند اللہ عزّ و جلّ

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرمادے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھر دے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور کر دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونکا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیاہ کر دیے جائے گے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دیکھا

فانصر علی القوم الکافرین

فانصر علی القوم الظالمین

فانصر علی القوم المشرکین

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے، ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں۔ پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے۔ آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ میراث واپس مل جائے اور عظمت رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ